السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاته

کیا ایسے شخص کے پیچھے نماز پڑھی جا سکتی ہے جو جھوٹ بولتا ہو، مسجد کے چندے کا حساب نہ دیتا ہو، گیارہویں وغیرہ کا کھانا کھاتا ہو یا دسویں، چالیسویں میں قرآن پڑھوا دیتا ہو؟

تعویذ دینا اور دم وغیرہ کرنا شریعت میں کیسا ہے؟ نیز کیا ایسے شخص کو امام مسجد بنایا جا سکتا ہے۔ خواہ وہ گھر میں پردے کی بھی پابندی نہ کرواتا ہو؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

مذکورہ بُرے خصائل کے مرتکب شخص کو مصلائے امامت سے معزول کر دینا چاہیے۔ اگر مقتدی اس کی معزولی پر قادر نہ ہوں، تو نماز کے لیے دوسری جگہ تلاش کرنی چاہیے۔ سنن دار قطنی میں حدیث ہے:

'اِجْعَلُوا أَئِمَّتَكُمْ خِيَارَكُمْ' سنن الدارقطني، بَابُ تَخْفِيفِ الْقِرَاءَةِ لِحَاجَةٍ، رقم: ۱۸۸۱'

''اپنے امام بہتر لوگوں کو بناؤ۔''

ہاں البتہ اصلاحِ احوال کی صورت میں اس کی معزولی کا جواز نہیں ہوگا۔

شریعت کے مطابق دم کرنا جائز ہے، بشرطیکہ دم قرآن وسنت سے مأخوذ اور ان کے مطابق ہو۔ البتہ تعویذات سے پرہیز کرنا چاہیے۔ اگر یہ شرکیہ کلمات پر مشتمل ہوں، تو ایسے شخص کو امام نہیں بنانا چاہیے۔ نیز گھر میں پردے کی پابندی نہ کرانے والے امام کو اصلاح کی تلقین کرنی چاہیے اور اگر وہ اس میں لاپروائی کا شکار ہے، تو اس کو بھی امام نہیں بنانا چاہیے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

کتاب الصلوٰۃ: صفحہ: 379

محدث فتویٰ